سوال

(191)ناخن کترنے کا مسنون طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیاناخن کترنے کی کیفیت سنت مطہرہ میں وارد ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں 'ناخن کترناواجب ہے اوراسکی کیفیت یہ ہے کہ پہلے داہیں ہاتھ سے شروع کرے پھر دائیں ہاتھ سے شروع کرے اورپھر بائیں ہاتھ سے کیونکہ صحیح حدیث میں ثابت ہے ' عائشہ رضی اللہ عنھا سے مروی ہے 'وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جوتا پہننے 'کنگھی کرنے 'طہارت کرنے اور تمام اپنے کاموں میں دائیں طرف سے شروع کرنا اچھا لگتا تھا ۔(بخاری و مسلم)۔

اورشیخ عبدالقادرجیلانی نے غنیتہ الطالبین (1 15)میں ذکر ہے کہ پہلے ہاتھ چھوٹی انگلی سے شروع کرے 'پھر درمیانی انگلی پھر انگوٹھااوراسکے بعدچھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی 'اور بائیں ہاتھ میں پہلے انگوٹھا پھر درمیان والی انگلی پھرچھوٹی انگلی پھر شہادت والی انگلی پھر چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی توان کیفیات کی سنت مطرہ میں کوئی اصل نہیں ۔

اوروہ حدیث جسے بعض نے ذکرکیا ہے :

«من قص اظفارہ مخالفالم یرفی عینیہ رمدا»

(جو مخالف سمت سے ناخن کترے تواسکی آنکھیں گی)) بہت ہی ضعیف ہے ۔

امام سخاوی کہتے ہیں :مجھے نہیں ملی 'اورجیسے کہ کوضوعات کبریٰ لعلی القاری ص(47)اورالنارالمنیف ص(140)میں ہے کہ یہ قبیح ترین موضوعات میں سے ہے ۔

اورالخنیارالجلیہ ص(23)میں ہے اورمخالف سمت سے ناخنوں کا کترنے کوانکا مستحب کہنا محل نظر ہے اوروہ جوروایت کیا جاتا ہے ''جس نے ناخن مخالف سمت میں کترے تووہ آنکھوں کارکھنا کادکھنا نہیں دیکھے گا '' باطل ہے 'اس پر شرعی حکم کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی 'مستحب توہرچیزمیں دائیں جانب سے شروع کرنا ہے جیسے حدیث سے ثابت ہے 'سوائے گندی چیزوں کے '' ۔

امام شوکانی نیل الاوطار(1 134) میں کہتے ہیں : ''ناخنوں کا کترنا'' یہ بھی بالاتفاق سنت ہے 'تقلیم قلب سے باب تفعیل کا مصدر ہے اسکا معنی ''کاٹنا'' ہے ۔

امام نووی کہتے ہیں : ہاتھوں کے ناخن کترنے پاؤں سے پہلے مستحب ہے تو دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی سے شروع کرے پھر درمیانی پھر چھوٹی انگلی کے ساتھ والی پھر چھوٹی انگلی پھر انگوٹھا اور بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے شروع کرے پھر ساتھ والی انگلی آخر تک پھر پاؤں کی طرف لوٹے اور دائیں پاوں کی چھوٹی انگلی سے شروع کے کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کرے ۔ الخ۔

نیل الاوطار پر تعلیق والا کہتا ہے : یہ محل نظر ہے کیونکہ استحباب حکم شرعی ہے جو بلا دلیل ثابت نہیں ہوتا اور ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں جس سے یہ نبی ﷺ کا فعل یا صحابہ کرام کا فعل ثابت ہو 'سوائے اسکے کہ صرف دائیں طرف شروع کرنے کا محبوب ہونا آپ ﷺ سے وارد ہے اور اسی پر دل مطمئن ہوتا ہے 'رہی مذکورہ طریقے پر انگلیوں کی ترتیب تو یہ انہی کا استحسان ہے 'االلہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ۔ اور اس سے پہلے یہ غزالی کہہ چکے ہیں اور ایک بے اصل حدیث ذکر کی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص418

محدث فتویٰ